قرآنِ مجید مُصَدِّقٌ ہے

انبیاء کرام علیہم السلام میثاق نبیین کے پابند ہیں۔ اللہ رب العزت نے ان سے یہ میثاق لیا تھا:

وَإِذۡ أَخَذَ ٱللَّهُ مِيثَـٰقَ ٱلنَّبِيِّـۧنَ لَمَآ ءَاتَيۡتُكُم مِّن كِتَـٰبٍ وَحِكۡمَةٍ ثُمَّ جَآءَكُمۡ
رَسُولٌ مُّصَدِّقٌ لِّمَا مَعَكُمۡ لَتُؤۡمِنُنَّ بِهِۦ وَلَتَنصُرُنَّهُۥۚ قَالَ ءَأَقۡرَرۡتُمۡ وَأَخَذۡتُمۡ عَلَىٰ
ذَٰلِكُمۡ إِصۡرِيۖ قَالُوٓاْ أَقۡرَرۡنَاۚ قَالَ فَٱشۡهَدُواْ وَأَنَا۠ مَعَكُم مِّنَ ٱلشَّـٰهِدِينَ ﴿٨١﴾

اور جب اللہ نے نبیوں سے میثاق لیا ''میں تمہیں جو کچھ کتاب وحکمت میں سے دوں **بعد ازاں جب تمہارے پاس رسول آئے** جو اس کی جو تمہارے پاس ہو تصدیق کرنے والا ہو **تو تم اس پر ضرور ایمان لاؤ گے اور ضرور اس کی مدد کرو گے۔**
کیا تم اقرار کرتے ہو اور اس پر میرا دیا ہوا ذمہ، بوجھ اٹھاتے ہو؟'' نبیوں نے کہا ''**ہم اقرار کرتے ہیں**''
اللہ نے کہا 'تم گواہ رہو اور میں تمہارے ساتھ گواہوں میں سے ہوں'' (۳ آلِ عمران ۔۸۱)

اللہ تعالیٰ کے فرمان کے مطابق انبیاء علیہم السلام سے لئے گئے میثاق (حلف) کے نکات یہ ہیں:

(۱) اللہ تعالیٰ نبیوں کو کتاب وحکمت سے عطا فرمائیں گے۔

(۲) ثُمَّ بعد ازاں جب تمہارے پاس رسول (صیغہ واحد) آئے

(۳) رسول اس کی تصدیق کرے جو تمہارے پاس ہو تو

(۴) تم اس پر ضرور ایمان لاؤ گے اور اس کی مدد کرو گے۔

(۵) کیا تم اقرار کرتے ہو اور اس پر میرا دیا ہوا ذمہ، بوجھ اٹھاتے ہو؟

(۶) نبیوں نے کہا ''ہم اقرار کرتے ہیں''

(۷) تم گواہ رہو اور میں تمہارے ساتھ گواہوں میں سے ہوں۔

یہ نبیوں سے لئے گئے حلف کے نکات ہیں۔ حلف اٹھانے والا اور اس سے حلف لینے والا ہمیشہ اس حلف نامے پر گواہ ہوتے ہیں۔ انبیاء کرام علیہم السلام کا یہ میثاق/حلف ان کی ذمہ داری تھی، ان کا ایک بوجھ تھا جس کو انہوں نے بارضا و رغبت قبول کیا تھا، اٹھانے پر رضامند ہوئے تھے (عہد ہمیشہ رضامندی سے ہوتا ہے اور بوجھ، ذمہ داری کا پہلو لئے ہوتا ہے)۔ میثاق نبھانے اور ذمہ داری کے بوجھ

سے سبکدوش ہونے کیلئے انہوں نے اپنے ماننے والوں سے اللہ کا میثاق لینا تھا کہ اللہ کے رسول پر ایمان لائیں گے اور مدد کریں گے۔ نبیوں نے اپنے بوجھ، اپنی ذمہ داری کو اپنے اپنے زمان اور مکان میں اپنے ماننے والوں کو منتقل کرنا تھا۔ انہوں نے ان سے عہد، میثاق لینا تھا کہ آنے والے اُس رسول پر ایمان لائیں گے اور ان کی مدد کریں گے جو اس کی تصدیق کرے جو کتاب میں سے انہیں دیا گیا تھا۔ بنی اسرائیل اور نصاریٰ سے توریت اور انجیل میں تحریر میں یہی میثاق لیا گیا تھا کہ آنے والے رسول، نبی امی پر ایمان لائیں گے اور ان کی مدد کریں گے۔ سلام ہو انبیاء کرام پر جنہوں نے کمال احسن طریقے سے اللہ سے کئے ہوئے اپنے اقرار اور ذمہ داری کو اپنے اپنے زمان اور مکان میں نبھایا۔

تصدیق زمانے میں قبل ازیں ہو چکے کی کرتے ہیں۔ تصدیق بیتے زمانے کی باتوں کی ہوتی ہے۔ مستقبل کی تصدیق نہیں کی جاتی بلکہ اس میں پنہاں کی خبر دی جاتی ہے۔ عام فہم بات ہے کہ زمانے میں پہلے تشریف لانے والے رسول اور انہیں دی گئی کتاب وحکمت اپنے بعد آنے والے رسول اور ان کی کتاب کی تصدیق نہیں کر سکتی۔ ہاں! وہ مستقبل میں آنے والے رسول اور کتاب پر ایمان لانے کا حکم دے سکتی ہے۔ عیسیٰ علیہ السلام نے بنی اسرائیل سے فرمایا تھا ''میرے بعد ایک رسول تشریف لائیں گے جن کا اسم احمد (ﷺ) ہے'' (حوالہ الصف۔٦)۔ مستقبل کی خبر دی جاتی ہے۔ لفظ 'پیشین گوئی' میں شک اور گمان کا پہلو ہوتا ہے جبکہ غیب کو جاننے والا اٹل حقیقت بیان کرتا ہے، مستقبل کی خبر دیتا ہے۔ رسول اپنے سے قبل زمانے میں نازل کردہ کتاب کی تصدیق اور اپنے بعد آنے والے رسولوں پر ایمان لانے اور ان کی مدد کرنے کا ایمان لانے والوں سے میثاق کیوں لیتے تھے؟ اس لئے کہ ایسا کرنے کیلئے وہ خود میثاق کے پابند تھے۔

بنی اسرائیل سے لئے گئے میثاق کی ایک اہم شق آنے والے رسولوں پر ایمان لانا اور عزت وتوقیر کے ساتھ مدد وحمایت کرنا تھی

وَقَالَ ٱللَّهُ إِنِّى مَعَكُمْ ۖ لَئِنْ أَقَمْتُمُ ٱلصَّلَوٰةَ وَءَاتَيْتُمُ ٱلزَّكَوٰةَ وَءَامَنتُم بِرُسُلِى وَعَزَّرْتُمُوهُمْ

''اور اللہ نے کہا کہ میں تمہارے ساتھ ہوں اگر تم نے نماز قائم کی، اور زکوۃ ادا کی،
اور میرے رسولوں پر ایمان لائے اور ان کی عزت وتوقیر سے حمایت کی'' (حوالہ المائدہ۔١٣)

عیسیٰ علیہ السلام پر انجیل نازل فرمائی گئی تھی۔ عیسیٰ علیہ السلام نے اپنے حلف کی پاسداری کرتے ہوئے بنی اسرائیل سے کہا تھا:

وَمُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَىَّ مِنَ ٱلتَّوْرَىٰةِ

(عیسیٰ علیہ السلام نے کہا) 'اور میں اس کی تصدیق کرنے والا ہوں جو توریت میں سے میرے سامنے ہے' (حوالہ آل عمران ٥٠، الصف ٦)

مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ مِنَ التَّوْرَاةِ ۖ

(اور ہم نے عیسیٰ علیہ السلام کو انجیل عطا کی جو) ''اس کی تصدیق کرتی ہے جو تورات میں سے اس کے سامنے ہے'' (حوالہ المائدہ۔۴۶)

عیسیٰ علیہ السلام نے ذاتی طور پر اور ان پر نازل کردہ کتاب انجیل نے بھی اس کی تصدیق فرمائی جو توریت میں سے سامنے موجود تھا۔ لیکن اس کے باوجود بنی اسرائیل کے اکثریتی گروہ نے اپنا میثاق توڑ دیا اور ان پر ایمان لانے اور تعظیم کے ساتھ حمایت و مدد کرنے کی بجائے انہیں قتل کروانے کی گھناؤنی سازش میں لگ گئے۔ اس کا نتیجہ بتایا گیا

فَبِمَا نَقْضِهِم مِّيثَاقَهُمْ لَعَنَّاهُمْ

''کہ ان کے میثاق توڑنے کی بناء پر اللہ تعالیٰ نے ان پر لعنت کردی'' (حوالہ المائدہ۔۱۳)

کیا عیسیٰ علیہ السلام اور انجیل زمانہ قبل کی پیشین گوئیوں کا مصداق تھے کہ دونوں نے توریت میں سے اپنے سامنے موجود کی تصدیق فرمائی تھی؟ جواب نفی میں ہے! بلکہ انہوں نے قبل ازیں کی تصدیق اس لئے فرمائی تھی کہ ایسا کرنے کیلئے میثاق کے پابند تھے۔ عیسیٰ علیہ السلام نے اس تصدیق سے اپنے میثاق، عہد کی پہلی شق کو نبھایا تھا۔ میثاق کی دوسری شق آنے والے رسول پر ایمان لانا اور ان کی عزت وتوقیر سے مدد کرنا تھی۔ عیسیٰ علیہ السلام پر سلام ہو انہوں نے میثاق کی دوسری شق کو بھی کمال احسن طریقے سے نبھا دیا تھا۔ اللہ رب العزت نے عیسیٰ علیہ السلام کی بنی اسرائیل سے گفتگو کو یوں بتایا:

وَإِذْ قَالَ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ يَا بَنِي إِسْرَائِيلَ إِنِّي رَسُولُ اللَّهِ إِلَيْكُم مُّصَدِّقًا
لِّمَا بَيْنَ يَدَيَّ مِنَ التَّوْرَاةِ وَمُبَشِّرًا بِرَسُولٍ يَأْتِي مِن بَعْدِي اسْمُهُ أَحْمَدُ ۖ (حوالہ الصف ۶)

''اور جب عیسیٰ (علیہ السلام) ابن مریم نے کہا'' اے بنی اسرائیل! میں تمہاری جانب اللہ کا رسول ہوں، اس کی تصدیق کرنے والا ہوں جو توریت میں سے سامنے موجود ہے، اور مبشر (بشارت دینے والا) ہوں اپنے بعد ایک رسول کی آمد کا، جن کا اسم ہے احمد (ﷺ)''

عیسیٰ علیہ السلام کی آمد سے قبل بنی اسرائیل کے میثاق کی ایک اہم شق آنے والے رسولوں پر ایمان لانا اور عزت وتوقیر کے ساتھ مدد وحمایت کرنا تھی۔ عیسیٰ علیہ السلام نے بنی اسرائیل کو واضح کر دیا کہ ان کے بعد فقط ایک رسول نے آنا ہے اور یوں ان کے رسولوں پر ایمان لانے کے میثاق کو اپنے بعد فقط ایک رسول پر ایمان لانے تک محدود (modify,amend) کر دیا۔ یہ درحقیقت عیسیٰ علیہ السلام کی جانب سے آقائے نامدار ﷺ پر ختم نبوت کا اعلان تھا۔

اور عیسیٰ علیہ السلام پر ایمان لانے اور ان کی مدد وحمایت کرنے والے بنی اسرائیل کے مسلم بننے والے گروہ سے پھر الگ میثاق لیا گیا تھا۔ المائدہ کی آیت ۱۴ میں بتایا گیا ہے:

وَمِنَ ٱلَّذِينَ قَالُوٓاْ إِنَّا نَصَـٰرَىٰٓ أَخَذۡنَا مِيثَـٰقَهُمۡ

''اور جو کہتے ہیں ''ہم نصاریٰ ہیں'' ان میں سے ان کا میثاق ہم نے لیا تھا''

اور آقائے نامدار، رسولِ کریم ﷺ پر جب قرآنِ مجید نازل فرمایا گیا تو اس نے بھی تصدیق کا فریضہ انجام دیا۔ ارشاد فرمایا:

وَلَمَّا جَآءَهُمۡ كِتَـٰبٌ مِّنۡ عِندِ ٱللَّهِ مُصَدِّقٌ لِّمَا مَعَهُمۡ

'اور جب ان کے پاس پہنچ گیا اللہ کی جانب سے کتاب (قرآنِ مجید) جو اس کی تصدیق کرتا ہے جو ان کے پاس ہے' (حوالہ البقرۃ۔۸۹)

قرآنِ مجید کے نزول سے قبل دو گروہوں (یہود و نصاریٰ) کے پاس کتاب تھی (حوالہ الانعام۔۱۵۶) اور انہیں اہل کتاب کہا گیا ہے۔ قرآنِ مجید نے ان دونوں کتابوں کے نزول کی تصدیق فرمائی۔ اس بارے میں سورۃ البقرۃ کی ۴۱ اور النساء کی آیت ۴۷ میں یہ الفاظ ہیں مُصَدِّقًا لِّمَا مَعَكُمۡ اور یہ الفاظ مُصَدِّقًا لِّمَا بَيۡنَ يَدَيۡهِ سورۃ البقرۃ کی ۹۷، آلِ عمران کی ۳، فاطر کی ۳۱ اور الاحقاف کی آیت ۳۰ میں آئے ہیں۔

قرآنِ مجید کے متعلق بتایا وَهَـٰذَا كِتَـٰبٌ أَنزَلۡنَـٰهُ مُبَارَكٌ ''اور یہ کتاب ہم نے نازل کی ہے، اسے ثبات اور دوام ہے۔ مُّصَدِّقُ ٱلَّذِي بَيۡنَ يَدَيۡهِ 'اس کی تصدیق کرتا ہے جو اس کے سامنے ہے'' (حوالہ الانعام۔۹۲)۔ قرآنِ مجید کے بارے میں ان الفاظ مُّصَدِّقُ ٱلَّذِي بَيۡنَ يَدَيۡهِ کے معنی اور مفہوم ان الفاظ نے کھل کر واضح اور متعین کر دیئے ہیں

وَلَـٰكِن تَصۡدِيقَ ٱلَّذِي بَيۡنَ يَدَيۡهِ ''بلکہ یہ اس کی تصدیق ہے جو اس کے سامنے ہے'' (حوالہ یونس۔۱۰، یوسف۔۱۱۱)

آقائے نامدار، رسولِ کریم ﷺ بھی میثاق نبیین کے پابند ہیں۔ ان کے ذمہ ہے کہ اپنے سے قبل کے رسولوں اور کتابوں کے سچ اور حقیقت ہونے پر مہر تصدیق ثبت فرمائیں۔ دنیا جانتی بھی ہے اور قرآنِ مجید گواہ ہے کہ آقائے نامدار رسولِ کریم، خاتم النبیین ﷺ نے اپنے حلف کی پاسداری فرماتے ہوئے عیسیٰ علیہ السلام سے لے کر آدم علیہ السلام تک تمام نبیوں اور ان کو عطا کردہ کتاب و حکمت کی تصدیق فرمائی۔

وَلَمَّا جَآءَهُمۡ رَسُولٌ مِّنۡ عِندِ ٱللَّهِ مُصَدِّقٌ لِّمَا مَعَهُمۡ (حوالہ البقرۃ۔۱۰۱)

''اور جب ان کے پاس اللہ کی جانب سے رسول (کریم ﷺ) آئے جو اس کی تصدیق فرماتے ہیں جو ان کے پاس تھی''۔

بَلۡ جَآءَ بِٱلۡحَقِّ وَصَدَّقَ ٱلۡمُرۡسَلِينَ ۝٣٧

''نہیں! حقیقت یہ ہے کہ وہ بیانِ حقیقت (قرآنِ مجید) کے ساتھ آئے ہیں اور انہوں نے رسولوں کی تصدیق کی ہے'' (الصافات۔۳۷)

آقائے نامدار ﷺ کے بعد کسی رسول نے آنا نہیں اس لئے آپ ﷺ نے کسی رسول پر ایمان لانا نہیں اور نہ ہی اس کی مدد کرنا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ آقائے نامدار ﷺ نے اپنے ماننے والوں سے اس بات کا میثاق لیا بھی نہیں۔ نبیوں کے حلف کا یہ حصہ ان پر نافذ العمل نہیں جیسے آدم علیہ السلام پر اپنے سے پہلے کی تصدیق کے متعلق حلف کا وہ حصہ نافذ العمل نہ تھا۔ تمام نبیوں پر سلام ہو جنہوں نے اپنے اپنے زمان و مکان میں ایمان لانے والوں کو اپنے بعد آنے والے رسول پر ایمان لانے اور عزت و تکریم سے مدد کرنے کا کہا اور میثاق لیا تھا۔

تصدیق، صَدَّقَ ہمیشہ ماضی کی ہوتی ہے۔ ماضی کی تصدیق نہ ہو تو اس کی قانونی حیثیت اور حقیقت کچھ بھی نہیں۔ آقائے نامدار ﷺ نے اپنے سے قبل کے تمام نبیوں، رسولوں اور کتابوں کی تصدیق فرما کر ان پر ایمان لانے والوں کے اُس وقت کے مسلم ہونے پر مہر تصدیق ثبت فرما دی اور ایمان لانے والوں کو حکم دیا کہ تسلیم کریں لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ اور زمانہ قبل کے تمام رسولوں اور نازل کی گئی کتابوں پر ایمان لائیں۔ اور وہ بلا تفریق سب رسولوں اور ان پر نازل کئے گئے پر ایمان لائے۔

میثاق نبیین سے غیر مبہم انداز میں واضح ہے کہ زمان کے ہر لمحے اور مکان کی ہر بستی میں پے در پے تمام کی تمام نوع انسان انبیاء کرام علیہم السلام سے لئے گئے اس میثاق کے بوجھ تلے ہے کہ اس نے تمام انسانوں کے لئے اللہ کے رسول، آقائے نامدار، رحمت للعالمین ﷺ پر ایمان لانا ہے اور عزت و توقیر کے ساتھ ان کی مدد کرنی ہے۔ کوئی نیکی کا ارادہ کرے تو نیکی اس کے حق میں لکھ دی جاتی ہے۔ اور جس نے اپنے آپ کو اس میثاق کا پابند کیا لیکن اس کی زندگی میں میثاق کو نباہنے کا موقع آیا نہیں تو کیا یہ متصور نہ ہوگا کہ وہ کائنات کے کلمے لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ پر ایمان لایا تھا؟ میثاق نبیین کی رو سے تمام انبیاء کرام علیہم السلام کا لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ پر ایمان ہے۔

اللہ تعالیٰ نے نبیوں پر یہ بوجھ ڈالا تھا

قَالَ ءَأَقْرَرْتُمْ وَأَخَذْتُمْ عَلَىٰ ذَٰلِكُمْ إِصْرِيۖ

''اللہ نے کہا'' کیا تم اقرار کرتے ہو اور اس پر میرا دیا ہوا ذمہ، بوجھ لیتے ہو''

اور انہوں نے اپنے اپنے زمان و مکان میں اپنے پر ایمان لانے والوں سے میثاق لے کر یہ ذمہ داری، بوجھ ان پر ڈال دیا تھا۔ اور جنہیں میثاق نباہنے کا زندگی میں موقع ملے تو اگر آقائے نامدار رسول کریم نبی امی ﷺ پر ایمان لائیں اور حمایت و مدد کریں اور اس نور (قرآنِ مجید) کی پیروی کریں جو ان کے ساتھ نازل ہوا تو رحمت للعالمین ﷺ وَيَضَعُ عَنْهُمْ إِصْرَهُمْ ان کا بوجھ نیچے اتار دیتے ہیں (حوالہ الاعراف ۱۵۷)۔ کائنات کے نجات دہندہ، بوجھ اتارنے والے اور انسان کی فلاح کے ضامن تشریف لا چکے اور آقائے نامدار، نبی امی، رحمت للعالمین رسولِ کریم ﷺ روز قیامت تک تمام انسانوں کو خبردار کرنے والے ہیں کہ ان کا فرمان ہے

وَأُوحِيَ إِلَيَّ هَٰذَا ٱلْقُرْءَانُ لِأُنذِرَكُم بِهِۦ وَمَنۢ بَلَغَ (حوالہ الانعام۔۱۹)

"اور یہ قرآنِ مجید میری طرف وحی کیا گیا ہے تاکہ اس کے ذریعے میں تمہیں بھی خبردار کروں اور انہیں بھی جنہیں قرآنِ مجید پہنچا"

اے لوگو! آئیں ان پر درود وسلام بھیجیں ہر لمحہ صبح وشام کہ میرے آقا کی تعریف کے تسلسل کو اللہ رب العزت کسی لمحہ ٹوٹنے نہیں دیتا۔ یہ میرے رب کا اپنا فرمان ہے۔ حمد تو بس اللہ کے لئے ہے۔ جس نے اپنے "احمد" (تعریف کرنے والا) کو مسلسل وپیہم حمد وستائش، دنیا بھر کی تعریف اور ستائش کا شایان محمد ﷺ بنا کر بھیجا اور دنیا کو بتایا کہ ان کی تعریف کے تسلسل کو ٹوٹنے نہیں دیا جاتا

إِنَّ ٱللَّهَ وَمَلَٰٓئِكَتَهُۥ يُصَلُّونَ عَلَى ٱلنَّبِيِّ

"اللہ (تعالیٰ) اور اس کے فرشتے نبی (ﷺ) پر درود بھیجتے ہیں"

میثاق نبیین کی جامعیت اور وسعت کا اندازہ لگائیں کہ آدم علیہ السلام سے لیکر رسولِ کریم ﷺ کے زمان اور روز قیامت تک رسول کریم ﷺ پر ایمان لانے والے سب ایک مسلم، متقین کی لڑی میں پرو دیئے گئے ہیں۔ سب ایک دائرے میں آگئے ہیں، سب کا سب رسولوں پر ایمان ہو گیا کہ اس کے بغیر جنت میں داخلہ ممکن نہیں۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے

أُعِدَّتْ لِلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ بِٱللَّهِ وَرُسُلِهِۦ

"جنت ان کیلئے وجود پذیر کی گئی ہے جو ایمان لائے اللہ اور رسولوں پر" (حوالہ الحدید۔۲۱)

قرآنِ مجید صرف اس کی تصدیق کرتا ہے جو اس سے قبل کتاب میں نازل کیا گیا تھا۔ فرمایا:

وَأَنزَلْنَآ إِلَيْكَ ٱلْكِتَٰبَ بِٱلْحَقِّ مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ مِنَ ٱلْكِتَٰبِ وَمُهَيْمِنًا عَلَيْهِ

"اور ہم نے آپ (ﷺ) پر کتاب کو نازل فرمایا ہے، سچائی اور حقیقت کے ساتھ،
یہ اس کی تصدیق کرتا ہے جو کتاب میں سے پہلے موجود ہے اور اس کا محافظ ہے"

اس لئے جس بات کی تصدیق قرآنِ مجید نہ کرتا ہو اسے توریت اور انجیل کا بیان کہنا جھوٹ، گمان، ظن اور گمراہی کے علاوہ کچھ بھی نہیں کہلا سکتا۔ قرآنِ مجید نے غیر مبہم انداز میں لگی لپٹی رکھے بغیر واضح کر دیا ہے کہ اس کے نزول سے قبل نازل کئے گئے میں سے سچ اور حقیقت کی تصدیق اس نے کر دی ہے اور ان باتوں کو ہمیشہ کیلئے اس میں محفوظ کر دیا گیا ہے۔ قرآنِ مجید، مُصَدِّقٌ کو اس سے قبل نازل کردہ کا محافظ بنایا گیا ہے کہ خود قرآنِ مجید ہمیشہ کیلئے محفوظ ہے کیونکہ اس کی حفاظت کا ذمہ اللہ رب العزت نے لے لیا ہے۔ اور یوں قرآنِ مجید نے ہر اس بات اور روایت کو من گھڑت، تصوراتی، خیالی، ظن اور گمان قرار دیا ہوا ہے جس کی قرآنِ مجید تصدیق نہیں فرماتا۔